غیر ہنر مند کارکنان کے لیے کم سے کم اُجرت کا آرڈیننس، ۱۹۶۹ء

مندرجات

سیکشنز:

۱۔ مختصر عنوان، دائرہ کار، آغاز نفاذ اور اطلاق۔
۲۔ تعریفات۔
۳۔ تجارتی اور صنعتی اداروں میں کم سے کم اجرت۔
۴۔ کم سے کم اجرت کی ادائیگی کی ذمہ داری۔
۵۔ جبر کے زیر اثر کیے گئے معاہدوں کا کالعدم ہونا۔
۶۔ اس آرڈیننس سے متضاد قوانین، احکامات، معاہدوں وغیرہ کا اثر۔
۷۔ سزا۔
۸۔ جرائم کی سماعت۔

جدول

[1] ا۔ [2]☆☆ غیر ہنر مند کارکنان کے لیے کم سے کم اُجرت کا آرڈیننس ۱۹۶۹ء

(مغربی پاکستان آرڈیننس ۲۰ مجریہ ۱۹۶۹ء)

[یکم جولائی ۱۹۶۹ء]

[2]☆ پاکستان میں مخصوص تجارتی اور صنعتی اداروں میں ملازم غیر ہنر مند کارکنان کے لیے کم سے کم شرح اُجرت مقرر کرنے کے لیے آرڈیننس۔

تمہید۔ جب کہ یہ مناسب ہے کہ [2]☆ پاکستان میں مخصوص تجارتی اور صنعتی اداروں میں ملازم غیر ہنر مند کارکنان کے لیے کم سے کم شرح اجرت مقرر کی جائے؛

اس لیے اب، عبوری آئینی حکم کے ساتھ پڑھے جانے والے ۲۵ مارچ ۱۹۶۹ء کے مارشل لاء اعلامیے کی تعمیل میں، صدر اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کی جانب سے اس کو حاصل اختیارات استعمال کرتے ہوئے، زون اے کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی وضع اور نافذ کرتے ہیں:۔

۱۔ **مختصر عنوان، وسعت، آغاز نفاذ اور اطلاق:۔** (۱) یہ آرڈیننس [2]☆☆ غیر ہنر مند کارکنان کے لیے کم سے کم اجرت آرڈیننس ۱۹۶۹ء کہلائے گا۔

(۲) اس کا اطلاق پورے [3][پاکستان] پر ہوگا۔

۱۔ یہ آرڈیننس زون اے کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی جانب سے ۲۵ اگست ۱۹۶۹ء پر جاری کیا گیا؛ مغربی پاکستان جریدہ (غیر معمولی)، مورخہ یکم ستمبر، ۱۹۶۹ء صفحات ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۳ میں شائع کیا گیا؛ عبوری دستور پاکستان (۱۹۷۲ء) کے آرٹیکل ۲۸۱ کی رو سے محفوظ کیا گیا؛ اور ایکٹ ۶۳ بابت ۱۹۷۵ء کی رو سے توثیق کی گئی۔

۲۔ آرڈیننس ۵۷ مجریہ ۲۰۰۱ء کی، دفعات ۲ اور ۳ کی رو سے، حذف کیا گیا (نفاذ پذیر از ۲۰۰۱ء۔۸۔۱)۔

۳۔ صدارتی فرمان ۴ مجریہ ۱۹۷۵ء کی رو سے، ''مغربی پاکستان کا صوبہ، سوائے قبائلی علاقہ جات'' کو تبدیل کر دیا گیا۔

1

(۳) یہ یکم جولائی ۱۹۶۹ء پر اور سے نافذ العمل متصور ہوگا۔

(۴) یہ ہر تجارتی اور صنعتی ادارے [۱]☆☆☆ پر لاگو ہوگا لیکن درج ذیل پر لاگو نہیں ہوگا۔

(الف) پاکستان کے ملازم اشخاص جنہیں [۲][آئین کے آرٹیکل ۲۶۰] میں بیان کیا گیا ہے؛

(ب) دفاعی خدمات، سول مسلح افواج، پوسٹل، ٹیلی گراف اور ٹیلی فون سروسز، بندرگاہیں، ریلویز، فائر فائٹنگ سروسز، بجلی، گیس، فراہمی آب، تحفظ صحت عامہ اور ہسپتالوں سے متعلق کوئی ادارہ، جائے کار یا تنصیب؛ اور

(ج) کوئی ادارہ یا جائے کار جسے حکومت سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفکیشن اس آرڈیننس کے مقاصد کے لیے افادیت عامہ سے وابستہ قرار دے۔

۲۔ تعریفات:۔ جب تک کہ سیاق وسباق بصورت دیگر تقاضا نہ کرے، اس آرڈیننس میں۔

(الف) ''کارآموز'' سے مراد کوئی سیکھنے والا ہے جسے تربیت کے عرصے کے دوران الاؤنس ادا کیا جاتا ہے؛

(ب) ''تجارتی ادارہ'' سے مراد کوئی ادارہ ہے جس میں ایڈورٹائزنگ، کمیشن یا ترسیل کا کام کیا جاتا ہے یا جو تجارتی ایجنسی ہے اور اس میں کسی فیکٹری یا کسی صنعت یا تجارتی ادارے کا دفتری شعبہ بھی شامل ہے، یا کسی ایسے شخص کا دفتری ادارہ ہے جو کسی تجارتی یا صنعتی ادارے کے مالک سے معاہدے کی تکمیل کے لیے کارکنان بھرتی کرتا ہے، کوئی مشترکہ سرمائے کی کمپنی، کوئی بینکنگ کمپنی یا کوئی بینک، کسی دلال کا دفتر یا اسٹاک ایکسچینج، کوئی کلب، ہوٹل، ریسٹورنٹ یا کوئی بعام گاہ، کوئی سینما یا تھیٹر، اور ایسا دیگر ادارہ یا اس قسم کے دیگر ادارے جنھیں حکومت سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفکیشن اس آرڈیننس کے مقاصد کے لیے تجارتی ادارہ قرار دے؛

۱۔ آرڈیننس ۵۷ مجریہ ۲۰۰۱ء کی، دفعات ۲ اور ۳ کی رو سے، حذف کیا گیا (نفاذ پذیر از ۲۰۰۱ء-۸-۱)۔

۲۔ آرڈیننس ۵۷ مجریہ ۲۰۰۱ء کی، دستور ۱۹۶۲ء کے آرٹیکل ۲۴۲ کو تبدیل کر دیا گیا۔

(ج) ''آجر'' سے مراد کسی تجارتی یا صنعتی ادارے کے کاروبار کی ملکیت یا اختیار رکھنے والا کوئی شخص ہے اوراس میں ایسے شخص کی جانب سے ایسے ادارے کے عمومی انتظامی یا کنٹرول کے لیے کام کرنے والا ایجنٹ یا منیجر یا کوئی دیگر شخص شامل ہے؛

(د) ''حکومت'' سے [۱][صوبائی حکومت] مراد ہے؛

(ہ) ''صنعتی علاقہ'' سے حیدرآباد، لاہور، ملتان اور شیخوپورہ کے اضلاع اور ضلع دادو میں تعلقہ کوٹری مراد ہیں، اور کوئی بھی دیگر علاقہ جسے حکومت، سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے، اس آرڈیننس کی اغراض کے لیے صنعتی علاقہ قرار دے؛

(و) ''صنعتی ادارہ'' سے مراد ہے۔

(i) کان یا پتھر کی کان؛

(ii) کوئی ورکشاپ یا دیگر کاروباری ادارہ ہے جس میں کسی شئے یا مواد کو اس کے استعمال، فروخت، نقل وحمل، رسد یا منتقلی کے نقطہ نظر سے بنانے، تبدیل کرنے، مرمت کرنے، آرائش کرنے، مکمل کرنے یا پیک کرنے یا بصورت دیگر اس پر کسی عمل کاری کے لیے کوئی کام یا بندوبست کیا جاتا ہے؛اور

(iii) کوئی دیگر ادارہ جسے حکومت سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفکیشن صنعتی ادارہ قرار دے؛

(ز) ''اجرت'' سے مراد کسی کارکن کو واجب الادا تمام زرنقد ہے اور اس میں مہنگائی الاؤنس، ہاؤس رینٹ الاؤنس، سواری الاؤنس [۲][، مصارف زندگی الاؤنس، خصوصی الاؤنس] اور کوئی دیگر مقرر الاؤنس شامل ہے لیکن اس میں سفری الاؤنس، گریجویٹی یا بونس شامل نہیں؛

۱۔ صدارتی فرمان ۴ مجریہ ۱۹۷۵ء کی روسے، ''مغربی پاکستان کا صوبہ، سوائے قبائلی علاقہ جات'' کو تبدیل کردیا گیا۔

۲۔ ایکٹ ۹ بابت ۱۹۹۳ء کی، دفعہ ۲ کی روسے شامل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۹۹۲ء۔۷۔۱)۔

(ح) ''غیر ہنر مند کارکن'' سے صنعتی غیر ہنر مندانہ کام کرنے کے لیے ملازم رکھا گیا شخص مراد ہے؛ اور

(ط) ''کارکن'' سے کسی تجارتی یا صنعتی ادارے میں ملازم رکھا گیا کوئی شخص مراد ہے۔

۳۔ تجارتی اور صنعتی اداروں میں کم سے کم اُجرت:۔ شیڈول کے کالم 1 میں مخصوص کردہ کسی علاقے میں واقع کسی تجارتی یا صنعتی ادارے میں ملازم رکھے گئے ہر شخص، کو کسی کارآموز کے علاوہ، ایسی شرح اور اُجرت ادا کی جائے گی جدول کے کالم ۲ میں ایسے علاقے کے مقابل مخصوص کردہ کم سے کم ماہانہ اُجرت سے کم نہ ہو:

بشرطیکہ اگر کوئی آجر کسی کارکن کو رہائشی سہولت فراہم کرتا ہے تو وہ ایسے کارکن کی اُجرت سے اتنی رقم سے زائد نہیں کاٹ سکتا جو جدول کے کالم ۳ میں مخصوص کی گئی ہے اور اگر آجر کسی کارکن کو جائے کار سے جائے کار تک ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرتا ہے تو ایسے کارکن کی اُجرت سے اتنی رقم سے زائد نہیں کاٹ سکتا جو جدول کے کالم ۴ میں مخصوص کی گئی ہے۔

[1][**وضاحت:۔** اس دفعہ میں،۔

(i) ''ماہ'' سے مراد چھبیس یوم کا عمومی کاروباری دورانیہ ہے جسے اڑتالیس گھنٹے کام فی ہفتہ کے حساب سے شمار کیا گیا ہو؛ اور

[2][(ii) ''اُجرت''میں، ملازمین کے مصارف زندگی (ریلیف) ایکٹ، ۱۹۷۳ء (۱ بابت ۱۹۷۴) کے تحت حاصل مصارف زندگی الاؤنس، اور مغربی پاکستان غیر ہنر مند کارکنان کے لیے کم سے کم اُجرت (ترمیم) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء کے آغاز نفاذ سے قبل حکومت کی جانب سے وقتاً فوقتاً اعلان کردہ خصوصی الاؤنس، شامل ہوں گے۔]]

۱۔ ایکٹ ۹ بابت ۱۹۹۳ء کی، دفعہ ۳ کی رو سے شامل کیا گیا (نفاذ پذیر از، ۱۹۹۲ء۔۷۔۱)۔

۲۔ آرڈیننس ۵۷ مجریہ ۲۰۰۱ء کی، دفعہ ۴ کی رو سے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۲۰۰۱ء۔۸۔۱)۔

1

۴۔ کم سے کم اُجرت کی ادائیگی کی ذمہ داری:۔ (۱) ہر آجر تمام ملازمین کو بالواسطہ یا بلاواسطہ یا کسی ٹھیکیدار کے ذریعے اپنے تجارتی یا صنعتی ادارے میں ملازم رکھے گئے تمام غیر ہنر مند کارکنان کو اس آرڈیننس کے تحت درکار کم سے کم اُجرت ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(۲) اگر اس آرڈیننس کے زیر اطلاق کسی تجارتی یا صنعتی ادارے میں ملازم رکھے گئے غیر ہنر مند کارکن کو جولائی ۱۹۶۹ء کے مہینے کی اُجرت اس کم سے کم شرح اُجرت سے کم شرح سے ادا کر دی گئی ہے جس کا وہ اس آرڈیننس کے تحت حق دار ہے تو آجر اس آرڈیننس کے نفاذ سے تیس دن کے اندر اس کارکن کو فی الواقع ادا کی گئی رقم اور ایسی رقم کے درمیان فرق ادا کرے
گا جس کا وہ اس آرڈیننس کے تحت حق دار ہے۔

۵۔ جبر کے زیر اثر کیے گئے معاہدوں کا کالعدم ہونا:۔ یکم مارچ ۱۹۶۹ء تا ۲۵، مارچ ۱۹۶۹ء کے عرصے کے دوران کسی بھی وقت آجروں اور کارکنان کے درمیان جبر کے زیر اثر کیے گئے تمام معاہدے اس آرڈیننس کی تاریخ سے کالعدم ہوں گے۔

وضاحت:۔ اس دفعہ میں لفظ ''جبر کے زیر اثر'' میں ایسے حالات شامل ہیں جن میں کوئی بھی فریق تشدد یا تشدد کی دھمکی کی وجہ سے ناجائز طور پر پیدا کردہ یا برداشت کردہ خوف کی وجہ سے دباؤ سے مزاحمت کی ذہنی عدم استعداد کی کیفیت میں ہے۔

۶۔ اس آرڈیننس سے متضاد قوانین، احکامات معاہدوں وغیرہ کا اثر:۔ اس آرڈیننس کی دفعات موثر ہوں گی باوجود اس کے کہ کسی دیگر قانون یا ایسے کسی قانون کے تحت جاری کردہ کسی حکم یا نوٹیفکیشن یا کسی ثالثی فیصلے، اقرارنامے یا معاہدۂ ملازمت میں درج کوئی چیز ان سے غیر مطابق ہو:

بشرطیکہ دفعہ ۵ کے تحت کالعدم قرار دیے گئے کسی معاہدے کے علاوہ، اگر ایسے کسی قانون، حکم، نوٹیفکیشن، ثالثی فیصلے، اقرارنامے یا معاہدۂ ملازمت کے تحت کوئی غیر ہنر مند کارکن اس آرڈیننس کے تحت درکار کم سے کم اُجرت سے زیادہ اُجرت کا حق دار ہے تو اُسے ایسی زیادہ اُجرت کی ادائیگی جاری رہے گی۔

1

۷۔ **سزا:۔** اس آرڈیننس کے کسی بھی احکامات کی خلاف ورزی کرنے والا کوئی آجر چھ ماہ تک کی قید بلا مشقت یا دو ہزار روپے تک کے جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔

۸۔ **جرائم کی سماعت:۔** متاثرہ کارکن یا کسی ایسی رجسٹرڈ ٹریڈ یونین، ایسا کارکن جس کا رکن ہے، کے کسی افسر یا حکومت کی جانب سے اس ضمن میں مجاز افسر کی درخواست کے بغیر کوئی عدالت اس آرڈیننس کے تحت کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

1

۱[جدول

(دیکھئیے دفعہ ۳)

ٹرانسپورٹ فراہم کرنے پر کٹوتی	رہائشی سہولت فراہم کرنے پر کٹوتی	کم سے کم ماہانہ اُجرت کی شرح	علاقہ
(4)	(3)	(2)	(1)
10 روپے ماہانہ	25 روپے ماہانہ	۲[۸۰۰۰ ماہانہ (نفاذ پذیر از یکم جولائی، ۲۰۱۲ء سے ۳۰ جون، ۲۰۱۳ء تک)	کراچی کے اضلاع
5 روپے ماہانہ	20 روپے ماہانہ	۱۰۰۰۰ ماہانہ (نفاذ پذیر از یکم جولائی، ۲۰۱۳ء سے ۳۰ جون، ۲۰۱۴ء تک)	صنعتی علاقہ
2 روپے ماہانہ]	13 روپے ماہانہ	۱۲۰۰۰ ماہانہ (نفاذ پذیر از یکم جولائی ، ۲۰۱۴ء سے ۳۰ جون، ۲۰۱۵ء تک)	دیگر علاقہ جات
		۱۳۰۰۰ ماہانہ (نفاذ پذیر از یکم جولائی، ۲۰۱۵ء)]	

۱۔ ایکٹ ۹ بابت ۱۹۹۳ء کی، دفعہ ۴ کی رو سے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از، ۱۹۹۲ء-۷-۱)۔

۲۔ ایکٹ ۷ بابت ۲۰۱۶ء کی، دفعہ ۲ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔